آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس

کامیابی و کامرانی' نتائج و ثمرات... (اداریہ)

لاہور میں مورخہ ۱۷۔۱۸ اکتوبر ۹۶ء کو منعقد ہونے والی تاریخ ساز آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس بے شمار حسین یادوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ یہ کانفرنس عمومی طور پر بے حد کامیاب تھی۔ پاکستان کے طول و عرض سے لاتعداد وفود کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لاہور پہنچے اور اپنے علاقوں کی بھرپور نمائندگی کی۔ لاکھوں افراد پر مشتمل یہ مثالی کانفرنس اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی دینی' ملی' جماعتی اور سیاسی پالیسیاں اس قدر متوازن اور قابل قبول ہیں کہ اس کی تائید و حمایت کا عملی مظاہرہ کرنے کے لئے لاکھوں نفوس مینار پاکستان کے وسیع و عریض میدان میں جمع ہوئے اور مرکزی قائدین پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ کانفرنس کی تیاری ڈیڑھ دو ماہ قبل شروع کی گئی تھی جس کے لئے متعدد اہم اجلاس مرکزی دفتر لاہور میں بھی منعقد ہوئے۔ اس کے بعد رابطہ مہم کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ مرکزی اکابرین نے پوری دلجمعی اور دلچسپی کے ساتھ تمام قابل ذکر شہروں کا دورہ کیا اور کانفرنس کی اہمیت و افادیت سے آگاہ کیا جس کے نتیجے میں ایک نیا ولولہ اور جوش و جذبہ پیدا ہوا' کانفرنس میں شرکت کے لئے بھرپور تیاریاں کی گئیں' وفود اور قافلے تشکیل دیئے گئے اور لاتعداد بینروں کے ذریعے اپنے افکار اور جذبات کا اظہار کیا گیا۔

بلا شبہ یہ عظیم الشان کامیابی کسی فرد واحد کی کاوش کا نتیجہ نہیں بلکہ جماعت میں شامل ہزاروں کارکنوں کی دن رات محنت کا ثمر ہے۔ جن کے دلوں میں مرکزی جمعیت کی اہمیت پہلے سے موجزن ہے۔ اور ایسے موقعوں پر اپنی گہری وابستگی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ وہ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کب ان کے قائدین انہیں صف آراء ہونے کا حکم دیں۔ وہ اپنا تن من دھن جماعت کے

لئے وقف کر دیتے ہیں۔ جس کا بھرپور اظہار کانفرنس کے موقع پر کیا گیا۔ یہ جذبہ جو بڑی محنت اور کاوش سے اجاگر کیا گیا ہے اس کو نہ صرف برقرار رکھا جائے بلکہ اس میں مزید اضافہ کیا جائے۔ جس کے ذریعے رابطہ مہم کا تسلسل جاری رکھا جائے۔ خاص کر کارکنوں کے ساتھ قریبی تعلق قائم کیا جائے۔ انہیں جماعتی کاموں میں مشغول و معروف رکھا جائے تاکہ انہیں بھی احساس ہو کہ وہ کسی جماعت سے منسلک ہیں اور ان کے شانہ بشانہ چل رہے ہیں۔

ایسے عظیم اجتماعات کے موقع پر بعض اوقات انتظامات ناکافی رہ جاتے ہیں اور حاضرین کو بنیادی ضرورتیں میسر نہیں آتیں۔ جس کی وجہ سے شکایات پیدا ہوتی ہیں لیکن یہ شکایات اتنی اہم نہیں ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ دور دراز سے سفر کی صعوبتیں اٹھا کر کانفرنس میں شریک ہوتے ہیں ان کے پیش نظر شوکت اسلام کے اظہار کے ساتھ ساتھ اہل حدیث کا نقطہ نظر، اس کے عقائد و نظریات اور پالیسیوں کو بھی سننا ہوتا ہے اور اپنے پسندیدہ مقررین کی وعظ و نصیحت کو بھی ذہن نشین کرنا ہوتا ہے تاکہ اپنی اصلاح کر سکیں۔ یہ کام سٹیج کا تھا جو بخوبی سرانجام نہ دے سکے۔ سٹیج پر انتظامات ناکافی تھے اور مقررین کو نظام الاوقات سے بروقت مطلع نہ کیا جا سکا۔ چند ایک تقریروں کے علاوہ بعض مقررین نے لوگوں کو مایوس کیا۔ اور خاص کر نعرہ بازی نے تو ساری کسر نکال دی۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ اس کا اعادہ نہیں ہوگا اور سٹیج کو سنبھالنے کے خصوصی انتظامات کئے جائیں گے۔ تاکہ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے۔

ایک اور اہم بات جو شدت کے ساتھ محسوس کی گئی کہ ماضی قریب میں انتقال کر جانے والے اکابرین کو نظرانداز کیا گیا۔ حالانکہ ہماری کانفرنسوں کی روایات میں یہ بات شامل رہی ہے کہ ایک کانفرنس سے دوسری کانفرنس تک فوت شدگان کے لئے تعزیتی قرارداد پیش کی جاتی اور ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا جاتا۔ لیکن افسوس! ایسا نہ ہو سکا۔ غالباً یہ پہلا

موقع ہے کہ ایسی سنگین غفلت سرزد ہوئی۔

خاص کر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے عظیم محسن میاں فضل حق مرحوم کا کسی مقرر نے تذکرہ تک گوارہ نہ کیا۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ پوری جماعت پر ان کے لاتعداد احسانات ہیں۔ خاص کر مرکزی دفتر جس جگہ قائم ہے یہ انہی کی مساعی سے حاصل کی گئی۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور اسلام آباد جو مرکزی جمعیت کے قابل فخر ادارے ہیں انہی کی محنت کا ثمر ہیں۔ علاقہ گلیات میں قائم بیسیوں مساجد جو مرکزی جمعیت سے وابستہ ہیں انہی کی شب و روز محنت کا نتیجہ ہیں۔ اور مرکزی جمعیت کا موجودہ سیاسی موقف جس کی وجہ سے نہ صرف پاکستان بلکہ عالمی سطح پر انہیں بے حد پذیرائی ملی میاں فضل حق مرحوم کی وضع کردہ پالیسی ہے۔ ایسے اہم موقعوں پر انہیں نظر انداز کر دینا اور ان کی بے مثال خدمات کا تذکرہ نہ کرنا ناشکری کے زمرے میں آتا ہے۔ اور بہت بڑی زیادتی۔ جس کا ازالہ اب ممکن نہیں۔ پنڈال میں موجود لاکھوں افراد نے اس کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کیا۔ عجیب حسن اتفاق ہے کہ جس شخصیت کو اپنوں نے نظر انداز کیا۔ اس کا تفصیلی تذکرہ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے اپنی تقریر میں کیا۔ اور ان کی سیاسی بصیرت پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

علاوہ ازیں حضرت علامہ مولانا سید بدیع الدین شاہ راشدی مرحوم' حضرت شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود مرحوم' حضرت مولانا محمد اسحاق چیمہ مرحوم رحمھم اللہ تعالیٰ کا تذکرہ بھی ازحد ضروری تھا۔ ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ یہ سب کچھ سہوا ہوا' امید ہے آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ خصوصی اہتمام پہلے سے کیا جائے گا تاکہ اکابرین کی خدمات کا مفصل تذکرہ بھی کیا جا سکے۔

آخر میں ہم اکابرین جماعت جناب پروفیسر ساجد میر' جناب میاں محمد جمیل' جناب میاں نعیم الرحمٰن' جناب پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی' جناب حاجی